زندگی گزارنے کے آداب
ائمہ علیہم السلام کے ارشادات کی روشنی میں

5

خصال

شیخ الصدوقؒ

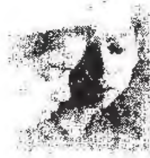

AL-KISA®
PUBLISHERS
R-159 Sector 5-B/2 North Karachi, Uc-12, 75850

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	خصال
مؤلف	شیخ الصدوق علیہ الرحمہ
تحقیق وتشریح	محمد باقر کمرہ ای
مترجم	عمران رجانی
مترجم تشریحات	ملیکہ خاتون کاظمی
تزئین وتصحیح	سید فیضیاب علی رضوی
کمپوزنگ	الکساء پبلیشرز (آرٹ ڈیپارٹمنٹ)
اشاعت اول	اکتوبر ۲۰۰۳، رمضان ۱۴۲۳
اشاعت دوئم	جولائی ۲۰۰۸، رجب ۱۴۲۹

AL-KISA®
PUBLISHERS
We Provide The Standard
R-150 Sector 5-B/2 North Karachi, Uc-12, 75850
Ph# 021-8205932 E-mail# Alkisapublishers@hotmail.com

انتظار کیا جارہا ہو، ایسی نصیحت آموز بات جو اسے ہلاکت سے نجات دیتی ہے، ایسی بات سنتا ہے جو اس کی ہدایت کا سبب بن جاتی ہے یا پھر خوف یا حیا کی بناء پر کوئی گناہ ترک کر دیتا ہے۔

ابراہیم ابن محمد ابن حمزہ ابن عمارہ حافظ نے اپنے مکتوبات کے ذریعے ہم سے ایک روایت بیان کی، وہ کہتا ہے: حسین ابن عبداللہ نے مجھ سے روایت بیان کی، کہا: موسیٰ ابن سروان نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: مروان ابن معاویہ نے سعید ابن طریف کے ذریعے ہم سے روایت بیان کی، اس نے عمیر ابن ماموں سے نقل کیا کہ میں نے امام حسنؑ کو یہ کہتے سنا کہ میں نے رسول خدا کو یہ کہتے سنا کہ جو شخص ہمیشہ مسجد میں آتا جاتا رہے اسے آٹھ میں سے کوئی ایک خوبی حاصل ہوتی ہے: خداداد بھائی، تازہ علم، ایسا کلمہ جو اس کی ہدایت کا سبب بنے، ایسا کلمہ جو اسے ہلاکت سے دور رکھے، رحمت منتظرہ یا پھر وہ خوف یا حیا کے باعث کوئی گناہ ترک کر دیتا ہے۔

﴾۹﴿ **آٹھ افراد کی اگر توہین کی جائے تو انھیں اپنے آپ کو ملامت کرنی چاھئے:** ابوالحسن محمد ابن علی ابن شاہ فقیہ نے مروالرود میں ہم سے روایت بیان کی، کہا: ابو حامد احمد ابن محمد ابن احمد ابن حسین نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: ابو یزید احمد ابن خالد خالدی نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: محمد ابن احمد ابن صالح تمیمی نے ہم سے روایت بیان کی، کہا: میرے والد نے مجھے روایت بیان کی، کہا: محمد ابن حاتم قطان نے ہم سے حماد ابن عمرو کے ذریعہ روایت بیان کی، اس نے امام جعفر صادقؑ سے، انہوں نے اپنے والد بزرگوار سے، انہوں نے اپنے جد سے، انہوں نے حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ سے اور انہوں نے نبی اللہؐ سے کہ آپؐ نے حضرت علیؑ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے علیؑ، اگر آٹھ افراد کی توہین کی جائے تو انہیں اپنے آپ ہی کو ملامت کرنی چاہیے: بن بلایا مہمان، وہ مہمان جو میزبان پر حکم چلائے، اپنے دشمن سے نیکی کا طالب، لئیم افراد سے فضل کی امید رکھنے والا، کسی دو آدمیوں کے آپس کے معاملہ میں دخل دینے والا جبکہ اُن دونوں نے اُسے اپنا ہمراز بھی نہ بنایا ہو، بادشاہ کی اہانت کرنے والا، نااہل افراد کی محفل میں بیٹھنے والا اور اس شخص کو کوئی بات سنانے والا جو اس کی بات سننے پر آمادہ نہ ہو۔

﴾۱۰﴿ **مساجد کو آٹھ چیزوں سے دُور رکھنا چاھئے:** ہم سے محمد ابن حسن ابن احمد ابن ولیدؒ نے روایت بیان کی، کہا: ہم سے محمد ابن حسن صفار نے حسن ابن موسیٰ خشاب سے روایت بیان کی، اس نے علی ابن اسباط سے روایت بیان کی، اس نے اپنے سلسلۂ اسناد کے کسی راوی سے نقل کیا کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اپنی مساجد کو خرید و فروخت، مجنون افراد، بچوں، تلاش گمشدہ، قضاوت، اجرائے حدود اور آواز کے بلند کرنے سے محفوظ رکھو۔

﴾۱۱﴿ **ایمان آٹھ خصلتوں کا نام ھے:** میرے والدؒ نے مجھ سے روایت بیان کی، کہا: ہم سے سعد ابن عبداللہ نے ابراہیم ابن ہاشم سے روایت بیان کی، اس نے محمد ابن ابی عُمیر سے، اس نے جعفر ابن عثمان سے اور اس نے ابو بصیرؒ سے کہ میں امام محمد باقرؑ کی خدمت میں تھا کہ ایک شخص نے ان سے کہا: اصلحک اللہ، کوفہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کچھ باتیں آپ سے منسوب کرتے ہیں، امامؑ نے فرمایا: وہ کون سی باتیں ہیں؟ تو اس شخص نے کہا: ایمان اور اسلام میں فرق ہے، تو امام محمد باقرؑ نے فرمایا: ہاں فرق ہے۔ اس شخص نے کہا: آپ مجھے تفصیل سے سمجھائیں تو امامؑ نے فرمایا: جو شخص یہ گواہی دے کہ 'نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں خدا کی جانب سے آنے والی چیزوں کا اقرار کرے، نماز قائم کرے، زکوۃ ادا کرے، ماہِ رمضان کے روزے رکھے اور حج پر جائے تو وہ مسلمان ہوا۔ میں نے کہا: پھر ایمان کیا ہے؟ امامؑ نے فرمایا: جو یہ گواہی دے کہ 'نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں' اور جب خدا کے حضور میں جائے تو کسی ایسے گناہ کے ساتھ نہ

جائے جس پر خدا نے وعید سُنائی ہے تو ایسا شخص مومن ہے۔

ابو بصیرؒ نے کہا: میں آپ پر قربان، ہم میں بھلا ایسا شخص کہاں ہے جو کسی ایسے گناہ کا مرتکب نہ ہوا ہو کہ جس پر خدا نے دوزخ کا وعدہ کیا ہے تو امام نے فرمایا: میرا مطلب یہ نہیں تھا جو تم سمجھے ہو، بلکہ اس سے میری مراد یہ ہے کہ جب وہ خدا کے حضور میں پیش ہو تو کسی ایسے گناہ کا مرتکب نہ ہوا ہو جس پر خدا نے وعید سنائی ہو اور توبہ بھی نہ کی ہو۔

﴿۱۲﴾ **گناہانِ کبیرہ آٹھ ہیں:** ہم سے محمد ابن حسن اور میرے والدؒ دونوں نے کہا: ہم سے سعد ابن عبداللہ نے محمد ابن حسین ابن ابی الخطاب سے روایت بیان کی، انہوں نے حسن ابن مسکین ثقفی سے، اس نے سلیمان ابن طریف سے، اس نے محمد ابن مسلم سے نقل کیا کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے کہا: میں آپ پر قربان، ہم اپنی مخالفت کرنے والے کے لئے کفر اور جہنم کی گواہی کیوں دیتے ہیں جبکہ ہم اپنے آپ اور اپنے ساتھیوں کے لئے جنت کی گواہی نہیں دیتے؟ امام نے فرمایا: یہ تمہارے ایمان کی کمزوری ہے، اگر تم گناہانِ کبیرہ کے مرتکب نہیں ہوئے ہو تو یہ گواہی بھی دے دو کہ تم لوگ جنتی ہو۔ میں نے کہا: گناہانِ کبیرہ کون سے ہیں، میں آپ پر قربان؟ آپ نے فرمایا: کبرالکبائر اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، ایسی جگہ ہجرت کرنا جہاں دین پر عمل نہ ہو سکے، پاکدامن عورت پر زنا کی تہمت لگانا، میدان جنگ سے فرار ہو جانا، ناحق مالِ یتیم کھا لینا، ثابت ہونے کے باوجود سود خوری اور کسی مومن کو قتل کرنا۔ پس میں (راوی) نے کہا: زنا اور چوری کا کیا حکم ہے؟ تو امام نے فرمایا: یہ اکبرالکبائر نہیں ہیں۔

مؤلف کتاب فرماتے ہیں: گناہانِ کبیرہ کے متعلق وارد ہونے والی روایتیں فی الواقع ایک دوسرے سے متضاد نہیں ہیں اگرچہ بظاہر بعض میں وارد ہوا ہے کہ گناہانِ کبیرہ پانچ ہیں، بعض میں سات، بعض میں آٹھ اور بعض میں اس سے بھی زیادہ۔ اس لئے کہ شرک کے بعد ہر گناہ بڑا ہے اس گناہ کی نسبت جو اس سے چھوٹا ہے اور ہر چھوٹا گناہ بھی بجائے خود بیرہ ہے اس سے بھی چھوٹے گناہ کی نسبت اور شرک کے ساتھ تو ہر چھوٹا گناہ بھی کبیرہ ہی ہے۔

(شرح: احادیث اور فتاویٰ کی رُو سے گناہانِ کبیرہ کی تعداد میں بہت اختلاف ہے کہ پانچ سے ستر تک بیان کیے گئے ہیں۔ نسبت کا جو نظریہ شیخ صدوق نے اختیار کیا ہے اور بزرگوں کی ایک جماعت نے ان کی پیروی کی ہے وہ احادیث کے اختلاف کو رفع کرنے کا ایک طریقہ ہے لیکن کئی لحاظ سے دشواری کا باعث ہے۔

۱۔ اس نسبت کے ہونے سے گناہِ صغیرہ یا گناہِ کبیرہ یا دونوں کے انکار کا پہلو نکل رہا ہے اور اس کو قبول کرنا ان تین وجوہات سے قابل اعتراض ہے لہٰذا صغیرہ و کبیرہ کی تقسیم قابل انکار نہیں ہے۔

۲۔ یہ کہ احادیث اور فقہ میں گناہِ کبیرہ کے لئے مخصوص احکام و آثار ثابت ہیں۔ مثلاً صرف کبیرہ کا ارتکاب کرنا منافی عدالت ہے لیکن صغیرہ کا دہرانا اور بار بار کرنا منافی عدالت ہے نہ یہ کہ اسے صرف ایک ہی بار کیا جائے اور اسی لئے قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے **ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنه نکفر عنکم سیئاتکم** (سورۂ نساء آیت ۳۱) ''اگر تم بڑے گناہوں سے رکو جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہوں کو معاف کر دیں گے''۔ اسی لئے اس حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ گناہانِ کبیرہ سے بچنے والے شیعہ مستحق بہشت ہیں، بشرطِ توبہ۔

۳۔ چونکہ گناہانِ کبیرہ و صغیرہ جداگانہ آثار و احکام رکھتے ہیں اور ہر ایک ترتیب و آثار اور احکام تشخیص موضوع کا محتاج ہے جبکہ نسبت کا